سوال

(225) بھانجے کی بیٹی سے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زیداپنے بھانجے کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟ نیزیہ کہ تفسیر جلالین میں :

وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ ویدخل فیھن بنات أولاد (تفسیر الجلالین (ص: 90دار السلام ریاض)

(بھتیجیاں اور بھانجیاں اوران میں ان کی اولاد کی بیٹیاں بھی شامل ہیں) ہے اس سے صرف بھانجی و بھتیجی کی لڑکیاں مراد ہیں یا اس میں بھتیجی بھانجی و بھتیجا بھانجا کی لڑکیاں بھی مراد ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زیداپنے بھانجے کی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا اس لیے کہ بانجھے کی لڑکی "بنات الاخت" میں داخل ہے وضح رہے کہ جس طرح "بنا تکم" میں اپنی پوتیاں پروتیاں نواسیاں جہاں تک نیچے ہوں داخل ہیں اسی طرح "بنات الاخ و بنات الاخت" میں بھائی اور بہن کی پوتیاں پروتیاں اور نواسیاں پر نواسیاں جہاں تک نیچے ہوں سب داخل ہیں اور تفسیر جلالین کی عبارت سے صرف بھانجی و بھتیجی کی لڑکیاں مراد نہیں ہیں بلکہ بھانجا و بھتیجا کی لڑکیاں بھی مراد ہیں۔

قولہ ویدخل فیھن ای فی بنات الاخ والاخت وقولہ اولاد ھم ای اولاد الاخ والاخت ولعلہ جمع الضمیر باعتبار اطلاق الجمع علی ما فوق الواحد والاولاد یشمل الذکور والاناث' فشملت' العبارة بنت ابن الاخ وان سفل و بنت ابن الاخت وان سفل[1]

(اس کا یہ قول ویدخل فیھن اوران میں داخل ہیں) یعنی بھتیجوں اور بھانجیوں میں داخل ہیں۔ اس قول اولادھم (ان کی اولاد) یعنی بھائی اور بہن کی اولاد۔ شاید مصنف جمع کی ضمیر اس لیے لائے ہیں کہ جمع کا اطلاق ایک سے اوپر پر ہوتا ہے اور اولاد کا لفظ مذکروں اور مونثوں سب کو شامل ہے پس یہ عبارت بھتیجے کی بیٹی کو نیچے تک اور بھانجے کی بیٹی کو نیچے تک شامل ہے)"موضح القرآن" میں ہے۔

"بھتیجی میں بھائی کی بیٹی پوتی نواسی سب داخل ہیں اسی طرح بھانجی میں بہن کی بیٹی پوتی نواسی۔"[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ: محمد عبداللہ (23/ذی قعدہ 1334ھ)

---

[1]۔ حاشیہ سلیمان الجمل علی تفسیر الجلالین (ص 444) مطبع مرتضوی۔

[2]۔ موضح قرآن مجید ترجمہ قرآن از شاہ عبدلقادر رحمۃ اللہ علیہ (حاشیہ سورۃ النساء آیت 23)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 417

محدث فتویٰ